اتباع میں ہم خود اپنے دل کو جنت سے لگائیں، ہر معاملہ میں اور ہر کام میں جنت کو اپنا مقصود بنانے کی کوشش میں لگ جائیں، اور دوسروں کو بھی اسی طرف متوجہ کرنے کے لیے کوشاں ہوں، تو ہمیں یقین ہے کہ آج بھی جنت کی دعوت میں وہ کشش اور قوت موجود ہے کہ لوگوں کے دلوں کو مسخر کر لے۔ یہ بظاہر وقت طلب کام ہے، لیکن نیکی بھی متعدی ہوتی ہے اور تیزی کے ساتھ پھیلتی ہے، جس طرح بیماری کی وبا۔ جو اس کے قائل ہوں کہ اپنے دل کو اور دوسرے دلوں کو اس رخ پر ڈالے بغیر قومی زندگی صحیح رخ پر نہیں پڑ سکتی، ان کا فرض ہے کہ وہ جو کچھ کر سکتے ہوں وہ کرنے کے لیے آگے بڑھیں۔

وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ (ھود ۱۱:۵۲)

"اے میری قوم کے لوگو، اپنے رب سے معافی چاہو، پھر اس کی طرف پلٹو، وہ تم پر آسمان کے دہانے کھول دے گا اور تمھاری موجودہ قوت پر مزید قوت کا اضافہ کرے گا۔ مجرم بن کر (بندگی سے) منہ نہ پھیرو۔"

میری صحت کے بارے میں متعدد خطوط ملے ہیں۔ فکر مندی کے جذبات اور دعاؤں کے لیے میں شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے خیر کی ہی توقع ہے اور رکھنا چاہیے۔ یہ بھی اس کا احسان ہے کہ اس نے صرف اپنی خاطر دلوں میں محبت ڈالی ہے۔ ایسی محبت کرنے والوں سے اس نے اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ کرے ہم اس کے وعدے کے مستحق ٹھیریں۔ دعاؤں میں یاد رکھنے کی درخواست ہے۔